اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا

جفر کے شعبۂ علم الاخبار پر ایسی لاجواب کتاب آج تک دنیا کے کسی بھی حصّہ میں شائع نہیں ہوئی

# یعنی سِرِّ غیب

## مستحصلۂ ابوطالبی


مُصنّفہ

علاّمہ کشفی شاعر اہلبیت حکیم شاد گیلانی مدظلّہ تعالی

(مصنّف متعدد کتب رمل و جفر)



ناشر

ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا

جفر کے شعبۂ علم الاخبار پر ایسی لاجواب کتاب آج تک دنیا کے کسی بھی حصّہ میں شائع نہیں ہوئی

# یعنی سِرِّ غیب

## مستحصلۂ ابُوطالبی


مُصنّفہ

علاّمہ کشفی شاعرِ اہلبیت حکیم شاد گیلانی مدظلّہ تعالیٰ

(مصنّف متعدد کتب رمل و جفر)



ناشر

ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور

# انتساب

میں اپنی اس جفری پیش کش کو نجات دارین اور فلاح کونین کی خاطر حضرتِ امام صنعتِ الٰہیہ۔ سید الجفارین وکشف العلمین، امام جعفر الصادق علیہ السّلام کے جدّ المجاہدین سلطان الفقراء امام الاولیاء مولائے کائنات سید السّادات اسد اللہ الغالب، علی ابن ابیطالب، شہنشاہ ولایت علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے نام نامی واسم گرامی سے منسوب کرنے کا سرمدی شرف حاصل کرتا ہوں۔

شاعرِ اہلبیت

شاد گیلانی

شورکوٹ۔ ضلع جھنگ


طابعین: ملک سراج الدّین اینڈ سنز۔ لاہور (۸)
مطبع: سراج محمدی پریس ۳۳ سرکلر روڈ۔ لاہور (۷)

# حقائق و معارف

## تقریظ از حضرت علامہ الحاج سرکار پیر سید وارث علی شاہ صاحب جیلانی القادری فاضل مکہ معظمہ لائلپور

الحمد لاھلہ والصلوٰۃ علیٰ اھلہا۔ **امابعد** کسی کتاب پر تقریظ لکھنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا کتاب لکھنا۔ کیونکہ اگر تقریظ لکھنے والا موضوع کتاب سے کما حقہٗ واقف نہیں۔ جس پر مصنف نے خامہ فرسائی کی ہے۔ تو یقیناً وہ اپنی عدم واقفیت کی بناپر کوئی صحیح رائے قائم نہیں کرسکیگا۔ زیر نظر کتاب ایک ایسے علم لطیفہ و غریبہ پر تحریر کی گئی ہے۔ جس کے جاننے والے موجودہ دور میں ہزاروں میں سے نہیں بلکہ لاکھوں میں بھی بمشکل ایک دو ہوں گے۔ یہ علم خاص عطیہ عالم الغیب (جل جلالہٗ) ہے۔ جو حضرات انبیاء علیہم السلام کے بعد ائمہ معصومین کا ورثہ رہا۔ اور جفر جامع جیسا عظیم قاعدہ استخبار حضرت امیرالمومنین امام الاولیاء اسداللہ الغالب انیس النبی فی المصائب سدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ الکریم کا معمول رہا جس کی گیارھویں جزو میں کیمیا تک کا مفصل نسخہ موجود ہے۔ لیکن اس کا صحیح استخراج عنایت خداوندی کا محتاج ہے۔

فن صنعت واکسیر سے متعلق حضرت امام عالی مقام علی المرتضٰے علیہ السلام کی مشہور رباعی ہے ؎

خذ الفرار و الطلقا | وشیئاً یشبہ البرقا
اذا مزجتہم سحقا | ملکت الغرب والشرقا

ان اشعار میں قرار سے رُدح، طلق سے جسد، اور شیئ یشبہ البرق سے نفس مراد ہے۔ چوتھی چیز دوسرے شعر میں مخفی ہے۔ جس میں ہر سہ اشیاء کو سحق کرنا ہے۔ جس کو میرے مشکل کشا نے اپنے ایک خطبہ میں حل فرما دیا ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ اے امیرالمومنین اس بارے میں آپ مزید وضاحت فرمائیے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

دھُوَ ھَوَاءٌ راکدٌ وَ مَاءٌ جامدۃٌ وَ ارض سامِلۃٌ وَ نَارٌ خامدۃٌ

بند ہوا سے ریح (نوشادر) منجمد پانی سے رُوح (پارہ) اصلاح شدہ زمین سے جسد (سونا) اور بجھی ہوئی آگ سے نفس (گندھک) مراد ہے۔ یہ حضرت علی علیہ السلام کے علم کا ایک شمّہ ہے۔

مشہور ہے تکسیر بہ از اکسیر کیونکہ تکسیر کے ذریعہ اکسیر بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ تکسیر جفر ہی کی ایک قسم ہے۔ اور جفر اللہ تعالےٰ کے رازوں میں سے ایک حقیقی راز ہے۔ جس کے حقیقی وارث آئمہ معصومین کے بعد اولیائے کرام ہی ہوئے ہیں۔ چونکہ راقم کو فقیر اہلبیت کی نسبت خاص سے اکسیر کے ساتھ اس علم کا حصّہ بھی ملا ہے۔ جو پنجتن پاک ہی کی محبت اور وسیلہ جلیلہ کا نتیجہ ہے ؎

ایمان جسے کہتے ہیں عقیدہ میں ہمارے      وہ تیری محبت تری عترت کی ولا ہے

لہٰذا اس علم سے متعلق تھوڑی بہت واقفیت کی بنا پر تقریظ لکھنے کی جسارت وجرأت کی ہے۔ وَمَا توفیقی اِلاَّ باللہِ

علم جفر حضرت امیر علیہ السلام کے بعد امام سادس حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام پر منسوب ہو کر شہرت پا گیا۔ اور کثرتِ استعمال سے جعفر کا جفر رہ گیا۔ علامہ فخرالدین رازی نے جفر کے معنی چاہ روشن پر آب

اور بیل کی کھال کے لئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ابتداء میں یہ علم محفوظ کرنے کیلئے امام علیہ السلام کے تلامذہ نے بیل کی کھالوں پہ لکھا ہوا اور اس علم کو کائنات کے حالات کا آئینہ سمجھ کر جاوہ روشن پُر از آب کے معنی کئے گئے ہوں۔

اس علم کی دو بڑی قسمیں علم الاثار اور علم الاخبار ہیں۔ علم الاثار تو عملیات تعویذات، عزائم اور اعداد، وفق وغیرہ پر مشتمل ہے اور علم الاخبار کا منتہائے مقصود مستحصلات کا استخراج ہے جس کی پھر دو قسمیں ہیں خفیہ اور خبریہ۔ خفیہ کے قواعد کی تعداد تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ لیکن صرف خبریہ ہی ساڑھے تین لاکھ قواعد پر حاوی ہے۔ جن میں سے ایک خاص الخاص قاعدہ ابوطالبی ہے جو اپنے اندر اتنی وسعت لئے ہوئے ہے کہ صرف یہی قاعدہ اکیس مختلف طریقوں سے حل کیا جا سکتا ہے جس کا تذکرہ مصنف نے ابتدائے کتاب میں کیا ہے علم الاخبار کا دوسرا نام علم احکام بھی ہے۔

جفر کی متعدد اقسام ہیں۔ جفر جامع۔ جفر کبیر۔ جفر لدنی۔ جفر خافیہ۔ جفر احمر جفر اصفر۔ جفر اسود اور جفر ابیض وغیرہ، آصف بن برخیا وزیر حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک سبا سے تخت بلقیس چشم زدن میں لانا بھی جفری کمالات کا آئینہ دار ہے جس کا ظہور اسم اعظم کی تلاوت کی صورت میں ہوا کیونکہ مستحصلہ کے ذریعہ ہر قسم کا عمل، عزیمت اور اسم اعظم استخراج کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ مصنفِ کتاب ہذا نے ایک فارسی نظم کے معمہ کو بذریعہ مستحصلہ حل کیا تو سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ ۝ اسم اعظم مستخرج ہوا۔

مجھے برادرِ محترم حضرت علامہ کاشفی فاضل طب۔ شاعر اہل بیت حکیم سید غلام عباس شاہ صاحب شاد گیلانی مدظلہ العالی جفار اعظم پاکستان کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ بلکہ اسی قاعدہ ابوطالبی میں شرف تلمذ بھی حاصل ہے

اگرچہ نسبی تعلق اس سے بہت زیادہ قوی ہے ۔ آپ نے یہ قاعدہ حضرتِ علامہ سرکار سید امیر حسین شاہ صاحب مشہدی ایرانی مجتہد و مفتی ڈیرہ غازی خاں مرحوم سے حاصل کیا تھا ۔ میں آں محترم کی خداداد قابلیت اور فطانت و ذہانت کا معترف ہوں ۔ موصوف نے پیچیدہ اور لاینحل سوالات کے ایسے ایسے محیر العقول مستحصلات حل کئے کہ " اسلامی کلچرل یونیورسٹی کراچی نے ۱۹۶۲ء میں علامہ کاشفی کا اعزاز آپ کی خدمت میں پیش کیا ۔ آپ کی شہرت پاکستان سے نکل کر بیرونی ممالک تک پہنچ چکی ہے ۔ بیماری، چوری، امتحان، مقدمہ اور کاروبار وغیرہ سے متعلقہ لاکھوں کی تعداد میں مستحصلات حل کرکے آپ ایک دنیا پر علم جفر کی صداقت کا سکہ بٹھا چکے ہیں ۔

آپ کا خاندان عالم اسلام کے معزز ترین خاندان سادات گیلانی سے تعلق رکھتا ہے ۔ آپ کے جدامجد حضرت قدوۃ العارفین و زبدۃ السالکین قبلہ پیر سید عبدالقادر جیلانی ثانی آخرین کیمیا نظر رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پرانوار بمقام پیر کوٹ سدھانہ ضلع جھنگ میں مرجع ہر خاص و عام ہے ۔ جو شہنشاہ بغداد غوث اعظم حضرت سیدنا محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی البغدادی الحسنی الحسینی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے گیارھویں پشت میں ہیں ۔ اور آپ اپنے جدامجد علیہ الرحمۃ سے چھٹی پشت میں ہیں آپ بے حد خلیق متواضع، حلیم الطبع، منکسر المزاج اور ملنسار ہیں ۔ آپ کو اردو فارسی اور عربی میں خاص ملکہ ہے اور ساتھ ہی شاعر اہلبیت ہونے کا فخر بھی حاصل ہے ۔ آپ کا کلام پاکستان کے مختلف رسائل و جرائد کی زینت بنتا رہتا ہے ۔ آپ طب میں بھی ید طولےٰ رکھتے ہیں ۔ جفر و رمل کی متعدد کتابوں کے مصنف بھی ہیں ۔

آپ نے مستحصلۂ ابوطالبی جس شرح و بسط سے حل کیا ہے ۔ یہ آپ

ہی کا حصّہ ہے کہ خفیہ راز کو طشت از بام کر کے رکھ دیا ہے۔ بلکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے ذریعہ جفر کے شعبۂ علم الاخبار کو ایک نئی زندگی بخشی ہے۔ بلا شبہ آپ موجودہ زمانہ میں علم جفر کے مجدد ہیں۔ نہایت دیانتداری اور خلوص سے قوم کے سامنے پیش کر دینا حضرت شاد صاحب کی بخل شکنی کا قابل تقلید نمونہ ہے میری رائے میں اس عظیم ترین فن کی رفعت و منزلت کے پیش نظر اس کا ہدیہ دس روپے ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ قلیل ہدیہ کے باعث عامۃ الناس عزت و قدر نہیں کرتے۔ اہل فن حضرات کے لئے تو یہ نعمت غیر مترقبہ ہزاروں میں بھی سستی ہے۔ بہر کیف اس طرح سے دا اول یہ امانت ائمہ ملک کے گوشہ گوشہ بلکہ گھر گھر پہنچ جائے گی۔ اس کتاب کے فارسی، عربی اور انگریزی زبان میں بھی تراجم ہونے چاہئیں تاکہ غیر ملکی لوگ بھی اس سے پورا پورا استفادہ کر سکیں۔ مجھے مصنف موصوف توقع ہے کہ وہ ایسی ہی ایک جامع کتاب رمل پر بھی تصنیف فرما کر اہل فن لوگوں پر احسانِ عظیم فرمائیں گے۔

مستحصلہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہونی چاہیئے کہ جواب کی سطر غیر اختیاری طور پر پیدا ہو جائے اور اس میں فکر و عقل کو دخل نہ ہو۔ اور یہ اس مستحصلہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ دراصل ابو طالبی ایک سر غیب ہے ایک الہام ہے۔ دنیا کے ہر قسم کے سوالات اس سے حل ہو سکتے ہیں۔ سوالات خواہ محوری ہوں خواہ مرکزی اور اس سے حل شدہ سوال کو دنیا کی کوئی طاقت غلط قرار نہیں دے سکتی۔ ابو طالبی جیسے نایاب قاعدے کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے قاعدہ کی ہوس رکھنا کفرانِ نعمت ہے مگر مستحصلہ کی سطر سمجھ میں آنا قدرت کی عنایت پر مبنی ہے۔ لیکن حضرت

شاد گیلانی کو سطر مستحصلہ پڑھنے میں مہارتِ تامہ حاصل ہے۔
شاد گیلانی نے ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے لئے ایک نئے علم کی شاہراہ قائم کر دی ہے۔ جس پہ چل کر نوجوانان وطن اپنی منزل مقصود پہ بآسانی پہنچ سکتے ہیں۔ جدت پسند دماغ اس سے نئی نئی روشیں پیدا کر سکیں گے۔ فقط والسّلام

خادم فن:
فقیر اہلبیت
سیّد وارث الجیلانی غفراللہ لہ
پیپلز کالونی۔ لائلپور

## باسمہٖ تعالیٰ شانہٗ

علم الجفر حکماء کے نزدیک تو علوم ظنّیہ میں شمار ہوتا ہے۔ لیکن ارباب تحقیق اسے ریاضی کا ایک شعبہ جانتے ہیں جیسا کہ کتاب زیرنظر سے ظاہر ہے۔ بنابریں یقینات میں داخل ہے۔ دو اور دو چار ہی ہو سکتے ہیں۔ تین یا پانچ نہیں۔ اگر حساب میں غلطی واقع نہ ہو تو جواب لازماً صحیح آئے گا۔ علمائے حق کا قول ہے کہ یہ علم نفیس دُرّہ غالیہ حضرت آدم علیہ السّلام پہ بذریعہ صحف و اسفار نازل ہوا اور سلسلہ بہ سلسلہ حضرات انبیاء علیہم السّلام کو مزید انکشافات ہوتے رہے حتیٰ کہ سید الاولین والآخرین مسند آرائے رسالت ہوئے اور علوم مخزونہ و مکتومہ کی امانت سپرد ہوئی اور جملہ اسرار مخفیہ اور رموز محتجبہ کا انکشاف تام ہوا تو اس مدینۃ العلم نے حضرت باب العلم کو من و عن تعلیم فرمایا جو بطور ورثہ نوبت بہ نوبت ائمہ طاہرین علیہم السّلام تک پہنچتا رہا۔ اور ان کے رشحات فیضان سے دیگر اولیاء و اصفیاء سیراب ہوتے رہے (بحر الوقوف فی علم الاسرار والحروف) علمائے جفر نے علم الاخبار میں کتمان سر کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ رحم اللہ عبداً من علمھا و کتمھا " اللہ اس پہ مہربان ہو جو یہ علم حاصل کرے اور پوشیدہ رکھے۔ امام الفن علامہ ابن عربی نے یہاں تک کہہ دیا " افشاء سر الربوبیۃ کفر " اسرار حق کو فاش کرنا کفر ہے۔ اور تہدید کی کہ " من ھتک السر ھلک " دیگر علمائے فن بھی اس بات پہ متفق ہیں کہ اس راز کو عوام پر ظاہر کرنے والا ہلاک ہوگا

یا کم از کم مالی نقصان ضرور ہو گا۔ کیونکہ نا اہل جاہلوں کے پاس یہ علم چلا گیا۔ تو گوناں گوں فتنے ظہور میں آئیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ عربی ترکی فارسی میں کم و بیش اخبار جفر کے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔ مگر جہاں حرفِ مطلب آیا "جف ھٰھنا القلم" کہہ کر خاموش ہو گئے۔ گونگے کا گڑ کھالیا نہ اشارہ نہ مثال۔ اگر بے ساختہ کوئی ذرا سی بات منہ سے نکل گئی تو پکار اٹھے ہائے میں نے کیا زہر کھایا ہے۔ البتہ نیک شاگردوں نے سالہا سال اساتذہ کی خدمت کر کے حسبِ ضرورت سیکھ لیا۔ وَکُلّمَ جراً یہ علم بالکل نا پید نہیں ہوا۔ کوکب الدریہ کے مصنّف واعظ موصلی کا قول اس بارے میں نہایت پسندیدہ ہے۔

ومن منح الجهال علما اضاعه وَمَنْ مَنَعَ المستوجبين فقد ظلم

جس نے جہلاء کو یہ علم سکھایا گویا اس نے ضائع کر دیا۔ اور جس نے قابل مستحقوں سے دریغ رکھا اس نے حق تلفی کی۔

بہر صورت یہ تکلم بالغیب نہیں بلکہ ایک علم ہے۔ جو قواعد صحیحہ اور اصول مضبوط پر قائم ہے۔ جن کو جان لینے اور ان پر عمل کرنے سے کشفِ مجہولات ایسا ہی لازم ہے۔ جیسا کہ سورج کے طلوع کو شعاعیں لَایَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہ

اب چونکہ زمانہ زبردست کروٹ لے چکا ہے۔ مرور دہور سے بطونِ ظہور میں آتے جا رہے ہیں۔ آئے دن سائنس کے کرشمے آنکھوں کو خیرہ کر رہے ہیں۔ زمین اپنے خزانے اُگل رہی ہے "واخرجت الارض اثقالها" ۔ امام آخر الزماں کی آمد مبارک متوقع ہے۔ خلافت الٰہیہ کی تکمیل کا وقت ہے خلیفۃ اللہ یعنی انسان پر اتمام نعمت ہو رہی ہے۔ کشفِ استار و ظہورِ اسرار پر مشیت ایزدی مائل نظر آتی ہے۔ مادیت کا غلبہ پست کرنے کے لئے

روحانیت کی اشاعت درکار ہے۔ چنانچہ ایک بطلِ حریت بروئے کار آیا یعنی سلالۂ ساداتِ کرام جفارِ اعظم مجسمہ حسنِ اخلاق شرافت مآ زین المشاہد مُطلع المراصد۔ صاحب صدق وصفا۔ اہل بذل وسخا محترم ڈاکٹر سید غلام عباس شاد گیلانی شاعرِ اہل بیت متوطن شورکوٹ نے کتاب "سرِّ غیب" شائع کر کے تشنگانِ بادیۂ طلب کو آبِ زلال سے سیراب کیا۔ یعنی شہرۂ آفاق مستحصلہ ابوطالبی کی تشریح کما ینبغی اور توضیح کما حقہٗ فرمادی۔

مستحصلہ ایک سرّالاسرار ہے۔ اور اس کی بے شمار قسمیں ہیں ازانجملہ ابوطالبی اعلیٰ پایہ کا معتبر اور مُستند قاعدہ ہے۔ آج تک کسی مردِ خدا نے اس کے حل کی جسارت نہیں کی۔ علامہ شاد صاحب پہلے شخص ہیں جنھوں نے اس رازِ سربستہ کی عقدہ کشائی کی ہے اور جواہراتِ غیبی لٹا دیئے ہیں۔ اب جس قدر بھی ان کی تعریف اور حوصلہ افزائی کی جائے کم ہے۔ میرے خیال میں اگر یہ کتاب "سرِ غیب" جنرل لائبریری اور ہائی سکولوں کالجوں کے کتب خانوں کی زینت بنائی جائے۔ بلکہ ریاضی اعلیٰ کے طلباء اس سے مستفید ہوں۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ عدلیہ اور انتظامیہ کی مقتدر ہستیاں اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ علامہ شاد صاحب کی جفر و رمل میں متعدد تصانیف طبع شدہ ہیں۔

آخر میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ علم جفر کا اعجاز ہے کہ "اہل صلاح و صافی القلب پر منکشف ہوتا ہے۔ اور نا اہل پر مستور رہتا ہے" حضرت بایزید بسطامیؒ نے اپنے قاعدہ "ہل للبصرۃ" کے ضمن میں تاکید کی ہے کہ ائمہ طاہرین علیہم السلام سے محبت اور حسن اعتقاد کے بغیر اس علم کا دروازہ نہیں کھلتا اور حجاب قلب دماغ نہیں ہٹتا۔ اقفال الغیوب یفتحھا اللّٰہ لارباب القلوب۔ احقر سخنور (فاضل السنہ شرقیہ)

لالہ موسیٰ۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۲ء بکنہ

# عرضِ حال

(از قلم: شاد گیلانی۔ مصنّف کتاب ھذا)

علمِ جفر ایک پاک علم ہے۔ اس میں نجوم اور رمل کی طرح ظن اور قیاس سے کام نہیں لیا جاتا۔ بلکہ مستند قواعد کے تحت جواب کے حروف غیر اختیاری طور پر پیدا ہو جاتے ہیں جن کو ترتیب دینے سے ایک بامعنی فقرہ بن جاتا ہے۔ جو اس سوال کا حتمی جواب ہوتا ہے۔ اس قاعدہ کو مستحصلہ جفر کہتے ہیں۔

اس کتاب میں ایک علمی اور نہایت صحیح جواب دینے والے مستحصلہ جفر کو مفصل مشرح اور بامثال پیش کیا گیا ہے۔

علمِ جفر دنیا میں ناپید نہیں ہے۔ بلکہ اس کے جاننے والے دنیا میں کم و بیش موجود ہیں۔ ان میں سے ایک آپ کا خادم بھی ہے۔

اس علم کے ذریعے سے ہر قسم کے دینی اور دنیوی سوالات کو حل کیا جا سکتا ہے۔ ہر قسم کے مذہبی، ملکی، سیاسی، صنعتی، تجارتی، معاشرتی اور سماجی سوالات حل ہو سکتے ہیں... دقیق ترین مسائل کی عقدہ کشائی ہو سکتی ہے... مشکل ترین امور کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے... پردۂ راز میں ڈھکے ہوئے امور منکشف ہو سکتے ہیں... بات کا بات کے ساتھ جواب ملتا ہے۔ جیسے کسی عالم الغیب ہستی سے دو بدو باتیں ہو رہی ہوں۔ جیسا سوال ہوگا۔ اس کے صحیح مقصد کا عین جواب حاصل ہوگا۔

زندگی میں جو بات پوچھنے کے لائق ہے وہ جفر سے پوچھی جا سکتی ہے میں اس عظیم علم کو اپنی قبر میں دفن کر دینے کی بجائے ملک اور قوم کے جوانوں اور مدبروں کی نذر کر رہا ہوں۔ تاکہ جدت طراز دماغ اس علم سے ملک اور قوم کو ایک نئی دنیا میں آباد کریں۔ نئی نئی تحقیقات میں اس علم سے مدد لی جائے بام عروج پر پہنچنے کے لئے نئے راستے اس علم سے معلوم کئے جائیں۔ . . مقدر کی گتھیاں سلجھانے کے لئے جفر سے مشورہ لیا جائے مستقبل کے گیسو سنوارنے کے لئے اس علم سے بات کی جائے۔

میں بفضلِ خدا اس علم میں مہارت رکھتا ہوں۔ ہزاروں مستحصلات حل کر چکا ہوں۔ مگر میں ایک فردِ واحد۔ . . محض اپنے ماحول ہی کی خدمت کے قابل ہوں۔ سارے ملک کی خدمت کے لئے چند مزید ہوشیار دماغ انسانوں کی ضرورت ہے۔ جو متفقہ طور پر ملکی اور قومی خدمات کو سرانجام دے سکیں۔

میں حکومت کی خدمت میں اپیل کروں گا کہ اس علم کو باقاعدہ طور پر ملک میں رائج کیا جائے اور فلاسفر دماغوں کو اس علم کے حصول کی دعوت دیکر ہر قسم کے ملکی امور میں مدد لی جائے۔

دُعاگو:

شاد گیلانی

شورکوٹ شہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

یہ قاعدہ اکیس طریق سے حل ہوتا ہے۔ مگر ناظرینِ کتاب کے لئے ایک آسان ترین حل پیش کر رہا ہوں۔ مستحصلۂ ہذا پندرہ سطور میں ناطق ہوتا ہے ہر سطر کی تشریح مفصل لکھ رہا ہوں۔ اور خداوند کریم و رحیم سے پوری توقع رکھتا ہوں کہ آپ تشریح ہذا سے اس سرِّ غیب کو اچھی طرح سمجھ جائیں گے

۱۔ پہلی سطر اساس یعنی بنیاد اس کا قاعدہ یہ ہے کہ سوال کو مختصر صورت میں لکھو۔ سائل کے نام کے ساتھ اس کی والدہ کا نام لکھا جانا ضروری ہے۔ مثلاً امیر محمد بن سعیدہ کو کیا مرض ہے ؟ یا نور محمد بن فتح بی بی کی عمر کتنے سال ہے ؟

اس فقرہ کے تمام حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھیں اور ہر حرف کے اعداد ابجد قمری کے لحاظ سے جمع کریں سب کا میزان کرلیں۔ اس میزان کو مدخل کبیر کہتے ہیں۔

اب مثلاً سب کا میزان ۱۹۸۱ ہے۔ تو عدد احاد اور عدد عشر کو جمع کر دیں ۱ + ۸ = ۱۹۹ اس طرح کی جمع کو مدخلِ وسیط کہا جاتا ہے۔ اب ۱۹۹ کے عددِ احاد اور عشر کو جمع کریں ۹ + ۹ = ۱۸ + ۱ = ۱۹ یہ ۱۹ کا عدد مدخل صغیر کہلاتا ہے۔

۹ + ۱ = ۱۰ اور ۰ + ۱ = ۱ یہ ایک کا عدد مدخل اصغر کہلاتا ہے اسی طرح اپنے سوال کے تمام اعداد کو چار مداخل کی صورت میں حل کرکے لکھیں۔

دوسری مثال یہ ہے۔ مثلاً مدخل کبیر ۵۶۷۲ ہے

۲ + ۷ = ۵۶۹ مدخل وسط

۹ + ۶ + ۵ = ۲۰ مدخل صغیر

۰ + ۱ = ۲ مدخل اصغر

## ابجد قمری مع اعداد یہ ہے

| | | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ا | ب | ج | د | ھ | و | ز | ح | ط | ی | ک | ل |
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۲۰ | ۳۰ |
| م | ن | س | ع | ف | ص | ق | ر | ش | ت | | |
| ۴۰ | ۵۰ | ۶۰ | ۷۰ | ۸۰ | ۹۰ | ۱۰۰ | ۲۰۰ | ۳۰۰ | ۴۰۰ | | |
| ث | خ | ذ | ض | ظ | غ | | | | | | |
| ۵۰۰ | ۶۰۰ | ۷۰۰ | ۸۰۰ | ۹۰۰ | ۱۰۰۰ | | | | | | |

سوال ۔ کعبہ کہاں ہے ؟

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حروف منفرد | ک | ع | ب | ہ | ک | ھ | ا | ن |
| اعداد ابجد قمری | ۲۰ | ۷۰ | ۲ | ۵ | ۲۰ | ۵ | ۱ | ۵۰ |

۹۷     ۷۶

ھ ی

۵ ۱۰

۱۵

مدخل کبیر ۱۸۸ مدخل وسیط ۲۶ مدخل صغیر ۸

ان مداخل کو ملفوظی صورت میں لکھیں

ملفوظی اسے کہتے ہیں۔ کہ جس طریق سے حروف بولے جاتے ہیں اور ان کی تشریح یہ ہے۔

الف با جیم دال ھا واؤ زا حا طا یا کاف لا میم
نون سین عین فا صاد قاف را شین تا ثا
خا ذال ضاد ظا غین

مدخل کبیر ۱۸۸ ہے ۔ اس کو ملفوظی اس طرح لکھا جائیگا

حا فا قاف

مدخل وسیط ۲۶ ہے اس کو ملفوظی لکھا واؤ کاف

مدخل صغیر ۸ ہے اور اس کو ملفوظی لکھا ۔ حا

اب تمام مداخل کو ملفوظی اکٹھا ترتیب وار لکھا

حا فا قاف واو کاف حا

اب فقرہ کے تمام حروف کو گنتی کریں کعبہ کہاں ہے ۔ کل حروف دس ہیں ، دس کو ابجد قمری میں لکھا حرف ی ہوا

فقرہ سوال کے تمام نقاط کی گنتی کریں تو چار نقاط ہوئے ۔ چار کو ابجد قمری کی قیمت میں لکھا د حرف ہوا ۔

اب تمام مداخل ملفوظی کے آگے ان حروف کو اسی حالت میں غیر ملفوظی صورت میں لکھدیں ۔ اب یہ سطر یوں ہوئی

حا فا قاف واو کاف حا ی د

اس طرح کے حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھیں ۔

ح ا ف ا ق ا ف و ا و ک ا ف ح ا ی د

اس سطر کا نام اساس ہے ۔

## ۲:۔ دوسری سطر نظیرہ

ابجد قمری کا ہر حرف اپنے سامنے والے حرف کا نظیرہ کہلاتا ہے

ا ب ج د ھ و ز ح ط ی ک ل م ن

س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ

الف کا نظیرہ سین ہے س کا نظیرہ الف ہے۔ ب کا نظیرہ ع ہے۔ ع کا نظیرہ ب ہے۔ ج کا نظیرہ ف اور ف کا نظیرہ ج ہے۔ اسی طرح ن کا نظیرہ غ ہے۔ اور غ کا نظیرہ ن ہے۔

طریقِ مذکورہ کے مطابق سطرِ اساس کو نظیرہ دے دیں۔ نظیرہ یہ ہوگا۔

اساس۔ ح ا ف ا ق ا ف

نظیرہ۔ ت س ج س ھ س ج

## ۳:۔ تیسری سطر نسبتِ اساس

حروف کی ابجد ایقغ کے لحاظ سے قیمت علیحدہ مقرر ہے

ا ی ق غ کی قیمت ایک ہے
ب ک ر کی قیمت دو ہے
ج ل ش کی قیمت تین ہے
د م ت کی قیمت چار ہے
ھ ن ث کی قیمت پانچ ہے

و س خ کی قیمت چھ ہے
ز ع ذ کی قیمت سات ہے
ح ف ض کی قیمت آٹھ ہے
ط ص ظ کی قیمت نو ہے

یعنی ابجد کے ۲۸ حروف کو ۹ درجات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک

ہی قسم کے عدد والے حروف کو آپس میں ملا کر یہ تقسیم کی گئی ہے ۔

الف کا عدد ایک ہے ۔ ی کے دس ہیں ۔ قاف کے سو ہیں ۔ غین کے ہزار ہیں ۔ ان چاروں حروف کو صرف ایک عدد کی قیمت دی گئی ہے اسی طرح ب کے ۲ ک کے ۲۰ ر کے ۲۰۰ ان ہر سہ حروف کی قیمت ۲ ہے ۔ اس قاعدے کو تسعات ایقغ کہا جاتا ہے ۔

اب سطرِ اساس کے ہر حرف کو ان قیمتوں میں تصور کریں ۔

مثلاً ح ا ف ا ق ا ت

قیمت تسعات ایقغ ۸ ۱ ۸ ۱ ۱ ۱ ۸

ہر حرف اساس کو اس کے آگے والے حرف سے ضرب دیں ۔

ح × ا = ا × ف = ف × ا = ا × ق = ق × ا = ا × ف = ف × ح

تسعاتِ ایقغ کی قیمتوں کو آپس میں ضرب دیں اور حروف کے نیچے حاصل ضرب لکھتے جائیں ۔

مثلاً ح ا ف ا ق ا ت

۸ ۸ ۸ ۱ ۱ ۸ ۸

آپ حیران ہوں گے کہ ت × ح حاصلِ ضرب آٹھ کیسے ہو گئے ۔ یہ ایک نئی بات پیش کر ۸ × ۸ رہا ہوں ۔ جو آپ کے موجودہ مجوزہ طریقِ ضرب سے ذرا الگ چیز ہے جو مستعملہ ہذا میں ضرب بطریق تداخل تساوی توافق دی جاتی ہے ۔ اگر تداخل تساوی وغیرہ کے جھنجھٹ میں پڑ گیا ۔ تو کتاب کے اوراق میں بہت وسعت ہو جائے گی لہذا خلاصۃً ان اضراب کا ایک نقشہ پیشِ خدمت ہے ۔ آپ اس نقشہ کی رُو سے حاصلِ ضرب ہندسہ حروف کے نیچے لکھ دیا کریں ۔

# نقشۂ اضراب

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ |
| ۱ | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ |
| ۲ | ۲ | ۲ | ۶ | ۲ | ۱۰ | ۶ | ۱۴ | ۸ | ۱۸ |
| ۳ | ۳ | ۶ | ۳ | ۱۲ | ۱۵ | ۳ | ۲۱ | ۲۴ | ۹ |
| ۴ | ۴ | ۲ | ۱۲ | ۴ | ۲۰ | ۱۲ | ۲۸ | ۴ | ۳۶ |
| ۵ | ۵ | ۱۰ | ۱۵ | ۲۰ | ۵ | ۳۰ | ۳۵ | ۴۰ | ۴۵ |
| ۶ | ۶ | ۶ | ۳ | ۱۲ | ۳۰ | ۶ | ۴۲ | ۲۴ | ۹ |
| ۷ | ۷ | ۱۴ | ۲۱ | ۲۸ | ۳۵ | ۴۲ | ۷ | ۵۶ | ۶۳ |
| ۸ | ۸ | ۸ | ۲۴ | ۴ | ۴۰ | ۲۴ | ۵۶ | ۸ | ۷۲ |
| ۹ | ۹ | ۱۸ | ۹ | ۳۶ | ۴۵ | ۹ | ۶۳ | ۷۲ | ۹ |

اس ضرب کا طریق یہ ہے۔

۶ × ۴ = ۱۲

۹ × ۳ = ۹

۹ × ۶ = ۹ وغیرہ وغیرہ

## ۴:- چوتھی سطر نسبتِ نظیرہ

حرفِ نظیرہ کو اس کے آگے کے حرف سے بطریقِ مذکور ضرب دیں۔ اور حاصل ضرب ہندسہ حرف کے نیچے لکھ دیں۔

مثلاً سطرِ نظیرہ۔ ث س ج س ھ س ج

سطر نسبتِ نظیرہ۔ ۱۲ ۳ ۳ ۳۰ ۳۰ ۳ ۱۲

ث × س = س × ج = ج × س = س × ھ = ھ × س

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۶ × ۴ | ۳ × ۶ | ۶ × ۳ | ۵ × ۶ | ۶ × ۵ |
| ۱۲ | ۳ | ۳ | ۳۰ | ۳۰ |

س × ج = ج × ث

| | |
|---|---|
| ۳ × ۶ | ۴ × ۳ |
| ۳ | ۱۲ |

## ۵:- پانچویں سطر تعدیل نمبر ۱

اس کا قاعدہ یہ ہے کہ نسبتِ اساس اور نسبتِ نظیرہ کے اعداد کو ایک دوسرے میں سے نفی کر دیں بڑے عدد میں سے چھوٹے عدد کو نفی کریں۔

مثلاً اساس = ح ا ت ا ق ا ت

نظیرہ = ث س ج س ھ س ج

نسبتِ اساس = ۸ ۸ ۸ ۱ ۱ ۸ ۸

نسبتِ نظیرہ = ۱۲ ۳ ۳ ۳۰ ۳۰ ۳ ۱۲

تعدیل نمبر ۱ = ۴ ۵ ۵ ۲۹ ۲۹ ۵ ۴

(نوٹ) اگر اعداد ایک جیسے ہوں ۔ مثلاً نسبتِ اساس ۴ ہے اور نسبتِ نظیرہ بھی ۴ ہے ۔ تو ہر دو کو بجائے نفی کرنے کے جمع کیا جائیگا

۶ :- چھٹی سطر نسبتِ اساس و نظیرہ

حروفِ اساس و نظیرہ کو باہم ضرب دیں اور حاصل ضرب ہندسہ لکھ دیں

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اساس | ح | ا | ف | ا | ق | ا | ف |
| نظیرہ | ت | س | ج | س | ھ | س | ج |
| نسبتِ اساس و نظیرہ | ۴ | ۶ | ۲۴ | ۶ | ۵ | ۶ | ۲۴ |

۷ :- ساتویں سطر عکس

سطر نسبت اساس و نظیرہ کا پہلا عدد چھوڑ دیں اور دوسرے عدد کو پہلے حرف کے نیچے لکھ دیں ۔ اسی طرح لکھتے چلے جائیں ۔ اور آخر والے حرف کے نیچے پہلے خانہ کا حرف لکھ دیں ۔

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| مثلاً سطر نسبتِ اساس و نظیرہ | ۴ | ۶ | ۲۴ | ۶ | ۵ | ۶ | ۲۴ |
| سطر عکس | ۶ | ۲۴ | ۶ | ۵ | ۶ | ۲۴ | ۴ |

۸ :- آٹھویں سطر تعدیل نمبر ۲

سطر نسبت اساس و نظیرہ اور سطر عکس کے اعداد کو ایکدوسرے سے نفی کریں ۔

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| مثلاً سطر اساس و نظیرہ | ۴ | ۶ | ۲۴ | ۶ | ۵ | ۶ | ۲۴ |
| سطر عکس | ۶ | ۲۴ | ۶ | ۵ | ۶ | ۲۴ | ۴ |
| سطر تعدیل نمبر ۲ | ۲ | ۱۸ | ۱۸ | ۱ | ۱ | ۱۸ | ۲۰ |

## ۹ :- نویں سطر تعدیل در تعدیل

تعدیل در تعدیل :- یعنی سطر تعدیل نمبر ۱ اور سطر تعادیل نمبر ۲ کے اعداد کو ایک دوسرے سے نفی کر دیں ۔ بڑے عدد میں سے چھوٹے عدد کو نفی کریں ۔

## ۱۰ :- دسویں سطر حرف دور

ہر عدد کے مطابق حرف لیں ۔ یعنی ہر عدد اگر ۲۸ سے کم ہے ۔ تو دورِ ابجدی کے مطابق اس کا حرف لکھ لیں ۔ اور اگر ۲۸ سے زیادہ ہے ۔ تو ۲۸ پر تقسیم کریں ۔ باقی قسمت عدد کے مطابق دور ابجد سے حرف لیں ۔

## دور ابجدی یہ ہے

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ |
| ا | ب | ج | د | ہ | و | ز | ح | ط | ی |
| ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ |
| ک | ل | م | ن | س | ع | ف | ص | ق | ر |
| ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | | |
| ش | ت | ث | خ | ذ | ض | ظ | غ | | |

اب مثلاً اعداد سطر تعدیل در تعدیل یہ ہیں ۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| تو حروف دَوَر یہ ہوئے ۔ | ۳ | ۱۴ | ۲۸ | ۳۲ | ۴۰ |
| | ج | ن | غ | د | ل |

## ۱۱ :۔ گیارہویں سطر حرف قوی

ہر حرفِ سطر دور کو حرفِ قوی دیں۔

ہر حرف کا قوی اولاً اس کے مواخات میں سے۔ بعدہٗ اس کے سابق ما قبل بعد ازاں مابعد کا حرف ہوتا ہے۔ یعنی ایک حرف کے قوی چند حروف ہو سکتے ہیں۔ ایک تو ابجد ابقغ کے لحاظ سے اس کے ہم مرتبہ حروف دوسرے ابجد قمری سے ایک حرف پہلے کا ایک حرف بعد کا مثلاً نٓ حرف دور ہے۔ اس کے حروف قوی درج ذیل ہو سکتے ہیں۔ ن ھ ث م س

اس طریق سے نقشہ حروفِ قوی ملاحظہ کریں۔ اسے غانیطوس بھی کہتے ہیں۔

## نقشہ حروفِ قوی

| ع | س | ن | م | ل | ک | ی |
|---|---|---|---|---|---|---|
| و ز ح ذ | ھ و ز خ | د ھ و ث | ج د ھ ت | ب ج د ش | ا ب ج ر | غ ا ب ق |
| ث م ن س ھ | ت ل م ن د | ش ک ل م ج | ر ی ک ل ب | ق ط ی ک غ | ص ح ط ی ظ | ف ز ح ط ض |
| ج ر ش ت ل | ب ق ر ش ک | غ ص ق ر ی | ظ ف ص ق ط | ض ع ف ص خ | ذ س ع ف ز | خ ن س ع د |
| ی ظ غ ا ق | ط ض ظ غ ص | ح ذ ض ظ ف | ز خ ذ ض ع | و ث خ ذ س | ھ ت ث خ ن | د ش ت ث م |

# قاعدہ حروف قوی

آپ نے نقشہ مندرجہ میں ملاحظہ کیا ہے ۔ کہ ہر حرفِ دور کے قوی ۴ ۔ ۴ حروف ہو سکتے ہیں ۔ اب ان چار حروف میں سے کون سا حرف آنا مناسب ہے ۔ یہ اساس کے حرف پر مبنی ہے ۔ حرفِ قوی حاصل کرنے کا قاعدہ یہ ہے ۔ کہ حرفِ اساس کو ملاحظہ کریں ۔ ۴ ۔ ۴ کی طرح سے مستویاً یا عکساً شمار کریں ۔ کسی حرف قوی پر ۴ کی طرح پوری آجائے ۔ پس وہی حرف قوی ہے ۔ آپ اسے لکھ لیں ۔

مثلاً حرف ب اساس ہے ۔ اور د حرفِ دور ہے ۔ د کے حروف مقوی ج ت م ھ ہیں ۔ ان چار حروف میں سے کسی ایک پر چار کی گنتی ختم ہوگی وہی حرفِ قوی ہوگا ۔ اب سنیئے ۔

ب ج د ھ ۔ د ز ح ط ۔ ی ک ل م ۔ گویا حرف م پر گنتی پوری آئی ہے ۔ لہذا یہی حرفِ قوی درست ہے ۔

اگر سیدھی سطر ابجد میں ۴ کی گنتی میں کوئی حرفِ قوی نہیں آ رہا تو آپ پیچھے کی طرف ( عکساً ) گنتی کر کے حرف قوی لے لیں ۔

اور اگر حرفِ اساس سے ہر دو صورتوں ( عکساً مستویاً ) سے حرفِ قوی حاصل نہیں ہو رہا تو آپ کو اختیار ہے ۔ آپ حرفِ نظیرہ سے اسی طریق سے حرف قوی حاصل کر لیں ۔

آپ لوگوں کی آسانی کے لئے نقشہ حرفِ قوی حل شدہ پیش کر رہا ہوں ۔

اوپر حرفِ اساس و نظیرہ کو ملاحظہ کریں ۔ اور دائیں طرف حرفِ

دَور کو دیکھیں۔ ان کے مقامِ اتصال پر جو حرف ہوگا۔ وہی حرفِ قوی ہوگا ہر حرفِ دَور۔ مختلف حروف اساس کے تحت حروفِ قوی کو بدلتا رہتا ہے۔

(**نقشہ مقوی الحروف** صفحہ ۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں)

| ساس | ا | ب | ج | د | ھ | و | ز | ح | ط | ی | ک | ل | م | ن |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| طیرہ | س | ع | ف | ص | ق | ر | ش | ت | ث | خ | ذ | ض | ظ | غ |
| ق | ب | ب | ب | ق | ق | ق | ق | ی | ی | ی | ی | غ | غ | غ |
| ب | ج | ج | ا | ر | ب | ج | ر | ر | ک | ک | ا | ا | ا | ا |
| ج | د | د | ش | ش | ب | د | د | ل | ل | ش | ش | ب | ب | ب |
| د | ھ | ھ | م | ت | ت | ج | ج | م | م | ھ | ت | ت | ج | ج |
| ھ | و | و | ث | ث | ن | ن | د | ن | ن | ن | و | د | د | ث |
| و | ز | خ | خ | خ | خ | س | س | س | س | س | ھ | ھ | ھ | ھ |
| ز | ح | ح | ذ | ذ | ذ | ع | ذ | غ | ع | ع | ح | و | د | و |
| ح | ط | ط | ط | ض | ض | ص | ض | ف | ف | ف | ف | ز | ز | ز |
| ط | ی | ی | ح | ظ | ی | ی | ط | ظ | ص | ض | ح | ح | ح | ح |
| ی | ک | ک | ط | ا | ا | ا | ک | ق | ق | ق | ا | ط | ط | ط |
| ک | ل | ل | ر | ب | ب | ب | ی | ر | ر | ر | ب | ی | ی | ی |
| ل | م | م | ش | ج | ک | ج | ک | ش | ش | ش | م | ک | ک | ک |
| م | ن | ن | د | د | د | د | ت | ت | ت | ت | ل | ل | ل | ل |
| ن | س | س | م | ھ | ھ | ھ | م | ث | ت | ث | ھ | م | م | م |
| س | ع | ع | ع | د | د | د | د | خ | خ | خ | خ | ن | ن | ن |
| ع | ف | ف | س | ز | ز | ز | ذ | ذ | ذ | ذ | س | س | س | س |
| ف | ص | ص | ح | ح | ح | ح | ض | ض | ض | ض | ع | ع | ع | ع |
| ص | ق | ق | ظ | ط | ط | ط | ف | ظ | ظ | ظ | ف | ف | ف | ف |
| ق | ر | ر | ر | ی | ی | ا | ا | ص | ص | ا | ر | ر | ص | ص |
| ر | ش | ش | ش | ک | ک | ک | ب | ب | ب | ب | ق | ق | ق | ق |
| ش | ت | ت | ر | ل | ل | ل | ل | ل | ع | ج | ج | ر | ر | ر |
| ت | ث | ث | ث | م | م | م | م | م | د | د | د | د | ش | ش |
| ث | خ | خ | ط | ن | ن | ن | خ | ن | ن | ھ | ھ | ت | ت | ھ |
| خ | ذ | د | د | س | س | س | ذ | ذ | د | د | د | ث | ث | ث |
| ذ | ض | ض | ز | ز | ع | ع | ع | ض | ض | ز | ز | ز | خ | خ |
| ض | ظ | ظ | ظ | ف | ف | ح | ح | ذ | ذ | ح | ظ | ذ | ذ | ذ |
| ظ | غ | غ | ص | ص | ص | ص | ط | ط | ط | ط | ض | ض | ض | ض |

## ۱۲- بارہویں سطر مستحضرہ

سوال قائم کرنے کے درجات یہ ہیں۔ کہ سب سے پہلے آپ کو چار حروف صفحہ حاصل کرنا پڑیں گے۔ ان چار حروف صفحہ سے ہی مستحصلہ حل ہوتا ہے۔ اور مستحضرہ کے حصول میں بھی انہیں سے مدد لی جاتی ہے۔

ان حروف کے حصول کے مختلف قواعد ہیں۔ ہر عالم نے اپنے تجربہ کے مطابق اپنا علیحدہ قاعدہ استخراج کیا ہے۔ اگر ان سب قواعد کا اندراج کیا جائے۔ تو یہ کتاب اتنی طوالت کا بار نہیں اٹھا سکتی مختصراً یہ کہ میں نے اپنی تجرباتی زندگی میں بس ایک ہی قاعدہ پر سینہ ٹیک دیا ہے۔ اور اسی قاعدہ سے ہزاروں سوالات حل کئے ہیں۔ اس قاعدہ سے ہر سوال کا جواب سو ۱۰۰ فیصدی درست آتا ہے۔

قاعدہ یہ ہے کہ ابجد قمری میں ۲۸ حروف ہیں۔ اور چار عناصر آتش۔ باد۔ آب۔ خاک۔ ان کے تحت ۷۔ ۷ حروف آتے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| آتشی حروف | ا | ھ | ط | م | ف | ش | ذ |
| بادی حروف | ب | د | ی | ن | ص | ت | ض |
| آبی حروف | ج | ز | ک | س | ق | ث | ظ |
| خاکی حروف | د | ح | ل | ع | ر | خ | غ |

آپ سوال حل کرنے سے پہلے وضو کر لیں۔ خدائے علیم و خبیر پر انتہائی ایمان رکھتے ہوئے قرآن مجید کو کھولیں۔ اگر آتشی حرف آیا ہے

تو اُسے لکھ لیں۔ ورنہ پھر کھولیں ۔ حتیٰ کہ پہلا حرف آتشی آجائے پھر کھولیں حتےٰ کہ پہلا حرف آپ کو بادی مل جائے ۔ اُسے آتشی حرف کے آگے لکھ لیں ۔ اسی طرح قرآن پاک سے چار حروف آتشی بادی آبی خاکی حاصل کر لیں ۔ یہ حروف صفو کہلاتے ہیں ۔ ان کو مراتب ایقغ کے لحاظ سے جمع کریں مثلاً آپ کے حروف صفو یہ ہیں ھ ی س ع

ان کے مراتب ابقغ کے لحاظ سے اعداد یہ ہوئے ۔ ھ کے ۵ ۔ ی کا ایک س کے ۶ اور عین کے سات ۵ + ۱ + ۶ + ۷ = ۱۹

اب انیسواں حرف ابجد قمری میں سے لکھ لیں ۔ ق = یہ حرف حاصل الصفو کہلاتا ہے ۔

اب ذرا غور فرمایئے ۔ بارہویں سطر مستخفرہ کو حل کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ حرفِ اساس + حرفِ نظیرہ + حرفِ دور + حرفِ قوی + حرف حاصل الصفو برابر ہے مستخفرہ کے ۔

ان حروف کے اعداد بلحاظ مراتب ایقغ لئے جائیں ۔

مثلاً حرفِ اساس سؔ ۔ حرفِ نظیرہ آ ۔ حرفِ دور لؔ حروف قوی جؔ حرف حاصل الصفو ضؔ ہے ۔ تو ان کو بلحاظِ مراتب ایقغ جمع کیا ۔

س ۔ ا ۔ ل ۔ ج ۔ ص

۶ + ۱ + ۳ + ۳ + ۹ = ۲۲

ابجد قمری میں سے بائیسواں حرف تؔ ہے ۔ لہذا حرفِ مستخفرہ تؔ ہوا ۔

۱۳ :۔ تیرھویں سطر حرف مستحصلہ

سطرِ مستحصلہ کو حل کرنے کے لئے دائرہ انسخ کی ضرورت ہوتی ہے ۔

# دائرہ النسخ یہ ہے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ا | ب | ج | د | ہ | و | ز |
| ن | م | ل | ک | ی | ط | ح |
| س | ع | ف | ص | ق | ر | ش |
| غ | ظ | ض | ذ | خ | ث | ت |

حرفِ مستحضرہ کو کسی حرفِ اساس یا نظیرہ سے نسبت دیں مگر ایسے حرف سے نسبت دیں۔ جس سے حرفِ مستحضرہ کا بُعد ابجدی ۷ عدد سے زیادہ نہ ہو۔

زیادہ آسان لفظوں میں یوں سمجھیں کہ حرفِ اساس یا حرفِ نظیرہ میں جو حرفِ مستحضرہ سے سات سے زیادہ عدد کی ابجدی دُوری پر نہ ہو اُس کو ذہن میں رکھ لیں ۔

حرفِ مستحضرہ کو منسوب کہا جاتا ہے اور حرفِ اساس یا نظیرہ جس سے نسبت دی جائے ۔ وہ منسوب الیہ کہلاتا ہے۔
مشق کرنے کے لئے ایک نقشہ ذیل میں درج ہے ۔

| | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اساس | ن | ک | ق | ج | د | ل | ع |
| نظیرہ | غ | ذ | ہ | ث | ص | ش | ن |
| حرفِ مستحضرہ | ل | ن | ب | م | ا | ر | د |

اوّل حرفِ مستحضرہ ل ہے۔ اس کو آپ اوپر کے محاذ کے حروف

ن یا غ ہیں سے کسی ایک سے نسبت دیں۔ مگر ایسا حرف جو
حرف ل سے سات عدد سے زیادہ دُور نہ ہو۔ اس شرط کے ماتحت
حرفِ ن آئے گا۔ کیوں کہ ل م ن صرف دو عدد کی دُوری پر ہے۔ لہذا لؔ
کا منسوب الیہ نؔ ہوا۔

دوم حرف مستحصرہ نؔ ہے۔ اس کو آپ ذ سے نسبت نہیں دے
سکتے۔ کیوں کہ سات حروف سے دُور واقع ہے۔ ک سے نسبت دے
سکتے ہیں۔ کیوں کہ ن م ک مقلوباً صرف ۲ عدد کا بُعد ابجدی ہے۔ لہذا
منسوب الیہ ک ہے۔

حرف مستحصرہ سوم بؔ ہے۔ آپ اسے ق سے نسبت نہیں دے
سکتے کیونکہ بہت دور ہے۔ ھ نزدیک ہے ب ج د ھ صرف ۳ کا
ابجدی بُعد ہے۔ لہذا منسوب الیہ ھؔ ہے۔

حرف چہارم مستحصرہ مؔ ہے۔ آپ اسے ج سے نسبت نہیں دے سکتے
ف سے نسبت دے سکتے ہیں۔ م ن س ع ف صرف چار کا ابجدی
بُعد ہے۔ لہذا منسوب الیہ فؔ ہے۔

حرف مستحصرہ پنجم ا ہے۔ آپ اسے ذ سے نسبت دے سکتے
ہیں۔ کیونکہ ا ب ج د صرف ۳ عدد کا بُعد ابجدی ہے۔ منسوب الیہ
دؔ ہے۔

حرف ششم مستحصرہ رؔ ہے۔ آپ اسے ل سے نسبت نہیں دے
سکتے بہت دور ہے۔ ض سے نسبت دے سکتے ہیں ر ش ت ث
خ ذ ض ۶ کا ابجدی بُعد ہے۔ لہذا حرف منسوب الیہ ضؔ ہے۔
حرف ہفتم مستحصرہ دؔ ہے۔ یہ بات ذرا ذہن نشین کرنے سے تعلق

رکھتی ہے۔ کہ یہ حرف نہ غ سے نسبت لے سکتا ہے۔ اور نہ ہی ن سے
لہذا اسطور اساس و نظیرہ میں اولاً اسی حرف د کو تلاش کریں۔ اگر کہیں
مل جائے تو اُس بعد کو لیں۔ جدول میں جو بعد دیا جائے گا اُسے بُعد
جدولی کہیں گے۔

د مستحفرہ خانہ نمبر ۷ میں ہے۔ اور د سطر اساس میں خانہ نمبر ۵ میں
ہے۔ بُعد جدولی دو ہے۔ لہذا د کا منسوب الیہ حرف د اساسی خانہ
نمبر ۵ کا ہوا۔

اب مثلاً ایک ایسا حرف آگیا ہے جو اساس و نظیرہ کے کسی حرف
سے نسبت نہیں لے سکتا ہے۔ اور ساتھ ہی اسکا اپنا وجود بھی جدول
میں نہیں ہے۔ تو اس کے لئے علیحدہ قاعدہ ہے۔

ذیل میں ایک مثال سے واضح کرتا ہوں۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اساس | د | ع[1] | س[2] | ن[3] | م |
| نظیرہ | ص | ب | ا | غ | ظ |

ض حرف مستحفرہ

حرف مستحفرہ ض ہے۔ جو نہ حرف د سے نسبت لے سکتا ہے
اور اس کا اپنا وجود بھی اساس و نظیرہ میں موجود نہیں ہے۔ تو
اس صورت میں ہمیں اس حرف سے دائیں بائیں قریب ترین ایک
ایسے حرف کی تلاش ہے۔ جو دَور ابجدی میں اس سے سات عدد سے
زیادہ دُور نہ ہو۔

اس شرط کے ماتحت دو حروف ہیں۔ غ اور ظ مگر غ افضل
ہے کیوں کہ حرف ظ کچھ اور ایک خانہ دُور ہے۔ ہمیں نزدیک خانہ والا حرف

درکار ہے

اب بُعد ابجدی ۲ ہے ض ظ غ

اور بُعد جدولی ۳ ہے ب ا غ (سطر نظیرہ میں ملاحظہ فرمائیں)

بُعد ابجدی ۲ اور بُعد جدولی ۳ ہے ۲ + ۳ = ۵

یعنی منسوب الیہ ض کا غ ہے۔ اور ہر دو بُعدین کا مجموعہ ۵ ہے

یہاں تک آپ پوری طرح سمجھ گئے ہوں گے۔ اب آگے چلیئے اگر ذرا ہوش اور عقل کو تابو میں رکھ کر — کیونکہ یہ علم ہے اور علم علی علیہ السّلام ہے یہ علم علیؑ کی کرامت ہے۔ یہ علم اگرچہ حصولی ہے۔ مگر بلاشبہ حضوری ہے۔ تمام علوم کا وجود و بود اسی علم میں ہے یہ علم سینہ ہے۔ یہ علم خزینہ علوم ہے۔

تین روپیہ میں آپ کو کیا کچھ مل رہا ہے۔ بس میرے جگر پر ہاتھ رکھ کر میرے احساسات کا اندازہ لگائے۔ ایسے کئی علوم قبروں کی زینت بن گئے۔ ایک شاد گیلانی بدنصیب انسان نے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے اپنی کائنات علم کا خون بہادیا۔

اچھا! میری قسمت! کہ اپنے ہاتھوں اپنا خزانہ لٹا رہا ہوں.....

آپ سے صرف ایک بات کی تمنا ہے۔ اور فقط ایک بات کی!.......

یہ کہ میرے مولا شہنشاہِ کون و مکان حضور علی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا علم ہے ان کی ذات بابرکات پر درود و سلام کا ہدیہ پیش کرتے ہوئے آگے کا ورق اٹھائیے۔ علیؑ پر کامل ایمان رکھ کر پڑھیئے۔ ورنہ خدا شاہد ہے تمہاری عقل اندھی اور تمہاری بصارت کور ہو جائے گی۔

ع بے حُبِّ اہل بیتؑ عبادت حرام ہے۔

## حصول حرفِ مستحصلہ

دائرہ النسخ میں اپنے حرفِ مستحفرہ کو تلاش کریں اس کے حرف منسوب الیہ کو ذہن میں رکھیں ۔ (البُعد ابجدی یا بُعد جدولی یا ہر دو بُعدین) کو خیال میں رکھیں ۔ منسوب اور منسوب الیہ میں جو بُعد ہو ۔ اُس بُعد کے مطابق دائرہ النسع میں سے حرف مستحفرہ سے دائیں بائیں اوپر نیچے گنتی کر کے حروفِ مستحصلات خام حاصل کرلیں ۔

اس پر ذرا مشق کرلیں ۔

### دائرہ النسع

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ا | ب | ج | د | ھ | و | ز |
| ن | م | ل | ک | ی | ط | ح |
| س | ع | ف | ص | ق | ر | ش |
| غ | ظ | ض | ذ | خ | ث | ت |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اساس | ا | ب | ج | د | ھ | و | ز |
| نظیرہ | س | ع | ف | ص | ق | ر | ش |
| حرفِ مستحفرہ | د | ن | ل | ج | ع | ا | ض |

اوّل حرفِ مستحفرہ دؔ کو الف سے نسبت دی بُعد ابجدی ۳ ہے ۔ دائرہ النسع میں حرف مستحفرہ دؔ سے ۳ کی گنتی کی گئی تو یہ حروفِ مستحصلات خام حاصل ہوئے ۔

ز ا ذ

حرفِ دوم مستحفرہ نؔ ہے ۔ نسبت ع سے دی بعد ابجدی ۲ ہے ۔ دائرہ النسع میں نؔ مستحفرہ سے ۲ کی گنتی کی گئی تو یہ

مستحصلاتِ خام حاصل ہوئے ۔ ب ۔ ل ۔ ع ۔ غ

حرفِ سوم مستخفرہ لؔ ہے ۔ ف سے نسبت دی بُعد ابجدی ۵ ہے دائرہ انسغ میں ل سے ۵ کی گنتی کی گئی تو یہ حروف مستحصلاتِ خام حاصل ہوئے ۔ ش ۔ ز ۔ ج ۔ ث ۔ ظ

حرفِ چہارم مستخفرہ جؔ ہے ۔ اسے دؔ سے نسبت دی بُعدِ ابجدی ایک ہے ۔ ج سے دائرہ انسغ میں ایک کی گنتی کی تو یہ حروف مستحصلات خام حاصل ہوئے ۔ د ۔ ب ۔ ل ۔

حرفِ پنجم مستخفرہ عؔ ہے اسے ق سے نسبت دی ۔ بعد ابجدی ۳ ہے ۔ دائرہ انسغ میں حرفِ عؔ سے ۳ کی گنتی کی گئی تو یہ حروفِ مستحصلات خام حاصل ہوئے ۔ ق ۔ ن ۔ عؔ

حرفِ ششم الف ہے ۔ اسے دؔ سے نسبت دی بعد ابجدی ۵ ہے دائرۂ انسغ میں الف سے ۵ کی گنتی کی گئی تو یہ حروف مستحصلاتِ خام حاصل ہوئے ۔ د ۔ ی ۔ ص ۔ ض ۔

حرفِ ہفتم مستخفرہ ضؔ ہے ۔ اسے ش سے نسبت دی بعد ابجدی ۵ ہے ۔ ض سے ۵ کی گنتی کی یہ حروفِ مستحصلات خام حاصل ہوئے ش ۔ ث ۔ ا ۔ م

خام مستحصلات آپ نے حاصل کر لئے ان میں سے آپ نے اب مستحصلہ حتمی کا انتخاب کرنا ہے ۔ اس مقصد کے لئے آپ طرف منسوب منسوب الیہ اور حروف صفحات کو خیال میں رکھیں ( حروفِ صفحات وہ چار حروف آتشی ۔ آبی ۔ بادی ۔ خاکی جو آپ نے قرآن مجید سے لئے ہیں ) سب سے پہلے آپ منسوب الیہ کو دیکھیں کہ کس عنصر کا حرف ہے

آتشی ہے۔ بادی ہے آبی ہے یا خاکی۔ جس عنصر کا حرف ہو آپ ان چار حروفِ صفحہ میں سے اسی عنصر کا حرف ذہن میں رکھ لیں۔ (منسوب الیہ کا ہم عنصر حرف خیال میں رکھیں) حرفِ مستحضرہ یعنی منسوب اور حرف ہم عنصر کا بعد ابجدی معلوم کریں۔ (بعد ابجدی معلوم کرنے کا طریقہ پہلے تفصیلاً لکھ آیا ہوں) اس حاصلِ شدہ بعد میں سابقہ بعد جمع کریں۔ اور نفی بھی کریں جو اعداد نفی یا جمع کے ذریعہ آپ کے پاس آتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک عدد کو دائرہ النسخ کا الف چھوڑ کر سیدھا یا نیچے اوپر شمار کریں۔ اگر حروفِ مستحصلات خام کے کسی حرف پر یہ طرح پوری آجائے تو بس وہی حرف مستحصلہ حتمی ہے۔ مشق ملاحظہ فرمائیے۔

## دائرہ النسخ

حروف صفحہ

ا ب ج د ھ و ز

ن م ل ک ی ط ح

س ع ف ص ق ر ش          م ن س ع

غ ظ ض ذ خ ث ت

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اساس | ج | ل | ق | ب |
| نظیرہ | ف | ض | ھ | غ |
| حرف مستحضرہ | ر | ی | س | ہ |

حرفِ مستحضرہ ر کو ف سے نسبت دی۔ بُعد ابجدی ۲ ہے مستحصلات خام ف۔ ث۔ ظ۔ ز حاصل ہوئے۔ ف منسوب الیہ آتشی ہے۔ اس کا ہم عنصر م ہے ز اور م کا بعد ابجدی سات ہے سابقہ بعد ۳ ہے۔ ۷ + ۳ = دس میزان ۷ - ۳ = ۴ اب دائرہ النسخ میں دس کی گنتی الف سے کی گئی۔

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ن | س | غ | ب | م | ع | ظ | ج | ل | ف |
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ |

اب ۴ کی گنتی بھی کر کے دیکھ لی ن س ح ف ہر دو اعداد ق
۱ ۲ ۳ ۴
پر فٹ آتے ہیں۔ لہذا مستحصلہ حتمی ق ہوا۔

(۲) حرف مستحفرہ ت ہے۔ ل سے نسبت دی بُعدِ ابجدی ۲ ہے مستحصلات خام ل۔ ح۔ خ حاصل ہوئے۔ ل خاکی ہے۔ اس کا ہم عنصر حروف صفرہ میں ع ہے۔ ی اور ع کا بُعد ابجدی ۶ ہے۔ سابقہ بعد ۲ ہے۔ ۶ + ۲ = ۸ اور ۶ - ۲ - ۴ الف سے ۸ کی ح اور خ دونوں مستحصلات حتمی قرار پائے۔

ا ب ج د ھ و ز ح
ا ن س ع ظ ض ذ خ

(نوٹ) قانون دراصل یہ ہے۔ کہ گنتی کرتے وقت نفس حرف کو شمار نہیں کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر گنتی نفس کو شمار کرنے سے درست آئے۔ تو اس امر کی اجازت ہے۔

مثلاً ۸ کا بُعد اگر الف چھوڑ کر گنا جائے۔ تو مستحصلاتِ خام کے کسی حرف پر نہیں آتا۔ اور اگر الف کو شمار کر کے گنا جائے۔ تو مستحصلات خام میں سے مستحصلہ حتمی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ رعایت جفر میں جائز ہے (۳) حرفِ مستحفرہ س ہے۔ اسے ق سے نسبت دی بُعدِ ابجدی ۴ ہے۔ مستحصلات خام ق۔ خ۔ ی۔ د حاصل ہوئے۔

ق آبی ہے۔ اس کا ہم عنصر س ہے۔ س ہے۔ س اور س کا بُعد صفر ہے۔ لہذا سابقہ بُعد ۴ سے مستحصلہ حتمی د حاصل ہوا۔

(۴) حرفِ مستحفرہ د ہے۔ اب اسے ب سے نسبت دی بعد ابجدی ۴ ہے۔ مستحصلات خام ب۔ ی۔ ت۔ ر حاصل ہوئے۔

ب حرف بادی ہے۔ اسکا ہم عنصر ن ہے۔ د اور ن کا بُعد

ابجدی ۸ ہے ۔ سابقہ بعد ۴ ہے ۸ + ۴ = ۱۲ اور ۸ - ۴ = ۴ الف سے شمار کیا ۔ ۱۲ ی پر گنتی ختم ہوئی ۔ مستحصلہ حتمی ی ہوا ۔

# التماسِ خاص

یہ تو مستحصلات خام لینے کی ایک مشق تھی ۔ اس مشق پر عمل پیرا ہونے سے آپ آسانی سے حروف مستحصلات حاصل کر سکیں گے ۔ مگر اصل قانونِ مستحصلہ یہ ہے ۔ کہ اگر حرف مستحضرہ فرد ہو تو اس کا مستحصلہ زوج آنا چاہیئے ۔ اور اگر حرفِ مستحضرہ زوج ہو تو اس کا مستحصلہ فرد آنا چاہیئے ۔

زوج اور فرد یعنی مونث اور مذکر حروف کو کہتے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے ۔

مذکر حروف ۔ ا ج ھ ز ط ی ل ن ع ص ق
ش ث ذ ظ غ

مونث حروف ب د ح ک م س ف
ر ت خ ض

اس قانون کے تحت اگر حروفِ مستحصلات لئے جائیں گے تو جواب قطعاً ناطق ہوگا ۔

حرفِ مستحصلہ لینے میں آپ کو خاص رعایت دی جاتی ہے ۔ کہ آپ نفسِ حرف کو شامل کر کے عمل کریں یا چھوڑ کر

اگر نفسِ حرف کو چھوڑ کر گننے سے حرفِ مستحصلہ مذکر کا مونث اور مونث کا مذکر نہیں آرہا ۔ تو آپ کو اجازت ہے کہ آپ نفسِ حرف کو

شامل کر کے حروفِ مستحصلات حاصل کریں - ذرا مشق کر لیجئے -

مثلاً

اساس ج ن

نظیرہ ف غ

مستحصرہ ش ر

ش کو ف سے نسبت دی - بُعد ابجدی ۴ ہے -

اب ش مستحصرہ حرفِ مذکر ہے - اس لیئے اس کے مستحصلات خام مونث لیئے جائیں - نفسِ حرف ش کو شامل کر کے یا شامل نہ کرتے ہوئے ہر دو طریق سے مستحصلاتِ خام مونث لیئے جائیں -

ف - خ - ک - د

ف آتشی ہے اور اس کا ہم عنصر م ہے -

ش اور م کا بعد ابجدی ۸ ہے سابقہ بعد ۴ ہے -

۸ + ۴ = ۱۲ ہے - اور ۸ - ۴ = ۴ ہے - الف سے ۱۲ کی گنتی سے حرف خ مستحصلہ حتمی قرار پایا - جو حرف مستحصرہ مذکر کا مستحصلہ مونث ہے - اور قطعاً درست ہے -

(۲) ر کو ن سے نسبت دی - بعد ابجدی ۶ ہے مستحصلاتِ خام حاصل کیئے - ر مونث ہے - اس لیئے نفسِ ر کو ساتھ شامل کر کے یا ترک کر کے ۶ کی گنتی سے درج ذیل مستحصلاتِ خام مذکر حاصل ہوئے - ن - غ - ص - ذ - ل - ھ

ن بادی حرف ہے - اس کا ہم عنصر حرفِ ن ہے - ر اور ن کا بُعد ۶ ہے - ۶ + ۶ = ۱۲ ہے -

الف کو چھوڑ کر گنتی کی تو ذ مستحصلہ حتمی برآمد ہوا۔ جو مستحصلہ
مونث کا مذکر مستحصلہ ہے۔ اور درست ہے۔

## دائرہ انسخ میں گننے کا طریق

مستویاً ← عکساً

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ز | و | ھ | د | ج | ب | ا | | |
| ح | ط | ی | ک | ل | م | ن | | |
| ش | ر | ق | ص | ف | ع | س | | |
| ت | ث | خ | ذ | ض | ظ | غ | | |

نوتاً — فوتاً

مستویاً

اوپر سے نیچے۔ نیچے سے اوپر۔ دائیں سے بائیں۔ اور بائیں سے
دائیں شمار کریں۔

## ۱۴۔ چودھویں سطر نظیرہ

ہر حرف مستحصلہ کو ابجد قمری سے نظیرہ دے دیں۔

## ۱۵۔ پندرھویں سطر صدر مؤخر جواب

آخری سطر جواب کی ہے۔ اس سطر کو صدر مؤخر کر دیں۔ صدر مؤخر کا قاعدہ یہ ہے کہ
بائیں جانب کے حرف کو پہلے لکھ لیں۔ پھر دائیں طرف کے حرف کو
اور اسی طرح باری باری لکھتے چلے جائیں۔

سطر ن م ل ک د ص ل م

صدر مؤخر م ن ل م ص ل د ک

## یا

سطر ا ب ج د ھ و ز

صدر موخر ز ا و ب ھ ج د

یہ آخری سطر جواب ہوگی جو حکماً اس سوال کا حتمی جواب ہوگا حروف کو ملانے سے ایک بامعنی فقرہ بن جائے گا۔ جو جواب پر دال ہوگا۔ جس زبان میں سوال ہوگا۔ اُسی زبان میں جواب ہوگا کسی حرف کی تقدیم تاخیر نہ کرنا پڑے گی۔

## نوٹ

بعض اوقات کوئی حرف مستحصلہ نظیرہ دیئے بغیر جواب پر حادی ہوتا ہے۔ اس لیئے بہتر ہے۔ کہ پہلے صدر موخر کرلیں اور بعد میں نظیرہ دے کر جواب کو دیکھیں۔ جونسا حرف مستحصلہ جواب پر خود ناطق ہو۔ اُسے ویسے ہی رہنے دیں۔ نظیرہ نہ دیں۔

مثلاً

سطر مستحصلہ = س ذ ض ع ی ا خ د ز

صدر موخر = ز س د ذ خ ص ا ع ی

نظیرہ جواب = ش ا د گ ی ل ا ن ی

شاد گیلانی

اس سطر صدر موخر میں ملاحظہ فرمائیں کہ حرف "د" خود ناطق ہے۔ "آ" خود ناطق ہے۔ آخری حرف "ی" خود ناطق ہے۔ لہذا ان کو نظیرہ نہیں دیا۔ اور جواب میں وہی حروف لکھ دیئے۔

# مثال

یوں تو دن بھر میں تیس پینتیس مستحصلات بلاناغہ مجھے حل کرنا پڑتے ہیں۔ اور خدا کے فضل و کرم سے مستحصلہ پر مجھے عبور کا ملہ حاصل ہے مگر یہاں صاحبانِ ذوق کی خاطر ایک مثال پوری تشریح سے لکھ رہا ہوں ۲۳/۹/۶ کو مکرم و محترم دوست جناب کمانڈر زوّار علی صاحب بالقابہ، تشریف لائے ارشاد فرمایا کہ ایک اکیسر گر ایک دوا کا جوہر تیار، کر کے دے گیا ہے۔ جسے اس نے میرے روبرو پارہ پر بقدر ایک رتی طرح کر کے کٹھالی میں چرخ دے دیا۔ تو پارہ خالص سونا بن گیا۔ مگر بعدہٗ ایسا کرنے سے نہیں ہو سکا۔ اس کو جفر کی کسوٹی پر پرکھیئے کہ کس دھات پر یا کس طرح سے کار آمد ثابت ہوگا۔

میں نے سوال قائم کیا۔

جوہر کس پر طرح کرنے سے شمس ہوگا۔ سایل زوّار علی

مدخل کبیر ۱۹۲۰

تعداد حروف ۳۵

تعدادِ نقاط ۱۵

اساس کا ت ظا عین ھ ل ھ ی

حروفِ قرانی

ط و ق د

۴ + ۱ + ۶ + ۹ حرف حاصل الصفحہ ۲

۲

| | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اساس | ک | ا | ف | ظ | ا | عؔ | | ن | ھ | ل | ھ | ی |
| نظیرہ | ذ | س | ج | م | س | ن | ت | غ | ق | ش | ق | خ |
| نسبت اساس | ۲ | ۸ | ۷۲ | ۹ | ۱ | ۱ | ۵ | ۵ | ۱۵ | ۱۵ | ۵ | ۲ |
| نسبت نظیرہ | ۴۲ | ۳ | ۱۲ | ۱۲ | ۳۰ | ۳۰ | ۶ | ۱ | ۸ | ۸ | ۶ | ۴۲ |
| تعدیل نمبر ۱ | ۴۰ | ۵ | ۶۰ | ۳ | ۲۹ | ۲۹ | ۱ | ۴ | ۷ | ۷ | ۱ | ۴۰ |
| نسبت اساس نظیرہ | ۱۴ | ۶ | ۲۴ | ۳۶ | ۶ | ۵ | ۶ | ۵ | ۵ | ۲۴ | ۵ | ۶ |
| عکس | ۶ | ۲۴ | ۳۶ | ۶ | ۵ | ۶ | ۵ | ۵ | ۲۴ | ۵ | ۶ | ۱۴ |
| تعدیل نمبر ۲ | ۸ | ۱۸ | ۱۲ | ۳۰ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱۰ | ۱۹ | ۱۹ | ۱ | ۸ |
| تعدیل دِ تعدیل | ۳۲ | ۱۳ | ۴۸ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۸ | ۲ | ۶ | ۱۲ | ۱۲ | ۲ | ۳۲ |
| حرف دوَر | د | م | ر | ظ | غ | عؔ | ب | و | ل | ل | ب | د |
| حرف قوی | ت | ن | ش | ض | ظ | ظ | ک | ھ | ک | ک | ی | ھ |
| حروف مستحفرہ | ق | ص | ص | د | ق | ص | م | ق | ن | ص | ل | ص |
| مستحصلہ | خ | سُ | ف | ش | د | ب | ی | ف | خ | رخ | ک | ب خ |
| صدر موخر | ب رخ | خ | ک | س د | رخ | ف | خ | ش | ف | د | ی | ب |
| نظیرہ جواب | ب | ی | ک | ا | ر | ح | ی | ز | ف | ر | ی | ب |

بیکار . چیز فریب

اللّٰہم صلّ علیٰ محمدؐ وّ آل محمدؐ !

کیا عمدہ جواب ہے۔ گویا کسی عالِم غیب ہستی سے دُو بدُو بات ہو رہی ہے۔ رسولِ اکرم صلعم کے عِلمِ غیب سے انکار کرنے والو

آؤ مجھ سے بات کرو

ع میں تم کو بتاتا ہوں تقدیرِ نبی (صلعم) کیا ہے

# تشریح

پہلا حرف مستحفرہ ق ہے ۔ اسے حرف نظیرہ ذ سے نسبت دی ۔ بُعد ابجدی ۷ ہے ۔ حروف مستحصلات خام خ ۔ ف ۔ م ک ۔ د ۔ ب حاصل ہوئے ۔

ذ حرفِ آتشی ہے ۔ حروفِ صفحہ میں اس کا ہم عنصر حرفِ ظ ہے ۔ ظ اور ق کا بُعد ابجدی دس ہے ۔ ۷ + ۱۰ = ۱۷

اور ۱۰ - ۷ = ۳

سترہواں حرف دائرہ انغ میں خ ہے ۔ لہذا مستحصلہ حتمی خ ہے ۔ دوسرا حرف مستحفرہ ص ہے ۔ اس کو حرفِ نظیرہ س سے نسبت دی بُعدِ ابجدی ۳ ہے ۔ حروفِ مستحصلاتِ خام س ۔ ر ۔ د حاصل ہوئے س حرفِ آبی ہے ۔ اس کا ہم عنصر حرفِ ق ہے ۔ س اور ق کا بُعد ایک ہے ۔ ۳ - ۲ = ۱ اور ۳ + ۱ = ۴

دائرہ انغ میں س اور د یہ دو حروف مستحصلاتِ حتمی مقرر کئے گئے ۔ جو نسا حرف ناطق ہو رہا ہو اُسے رکھ لیں گے ۔

تیسرا حرف مستحفرہ ص ہے ۔ اسے حرف نظیرہ ت سے نسبت دی ۔ بُعد ابجدی ۱ ہے ۔ مستحصلاتِ خام ف ۔ ک حاصل ہوئے

ن حلقِ آتشی ہے ۔ اس کا ہم عنصر حرف طٓ ہے ط اور ص کا بعدِ
ابجدی ۹ ہے ۔ ۹ + ۱ = ۱۰ ، ۹ - ۱ = ۸

دائرہ النسخ میں دسواں حرف ن ہے ۔ لہذا مستحصلہ حتمی ن ٹھہرا جو تھا
حرف مستحفرہ دٓ ہے ۔ اسے نہ طٓ سے نسبت دی جا سکتی ہے ۔ نہ حرفِ م
سے لہذا ایسا کوئی حرف آگے تلاش کیا ۔ حرفِ الف سے نسبت دی ۔
بُعد ابجدی ۳ ہے ۔ بعد جدولی ۲ ہے ۳ + ۲ = ۵
مستحصلاتِ خام ش ن حاصل ہوئے ۔ الف آتشی ہے ۔ اس کا ہم
عنصر ط ہے ۔

د اور ط کا بُعد ابجدی ۵ ہے ۵ + ۵ = ۱۰
الف کو چھوڑ کر گنا تو دسواں حرف ش ہے ۔ لہذا مستحصلہ حتمی ش ہوا ۔
پانچواں حرف مستحفرہ ق ہے ۔ اسے ق سے ہی نسبت دی بعدِ
جدولی ۵ ہے مستحصلات خام د س ۔ ر حاصل ہوئے ق کا ہم
عنصر ق ہی ہے ۔ لہذا بُعدِ جدید ندارد

حرف الف کو چھوڑ کر گنا ۔ حرفِ مستحصل دٓ ٹھہرا ۔
چھٹا حرف مستحفرہ ص ہے ۔ اسے حرف ن ، ۸ سے نسبت دی
بُعد ابجدی د جدولی ۷ ہے ۔
حروفِ مستحصلات خام ب ۔ خ ۔ ض حاصل ہوئے ن آبی
ہے ۔ اس کا ہم عنصر حرفِ دٓ ہے ۔ ص اور د کا بُعدِ ابجدی ۱۲ ہے
۱۲ + ۷ = ۱۹ اور ۱۲ - ۷ = ۵

ہر دو اعداد ب پر ختم ہوتے ہیں ۔ لہٰذا مستحصلہ حتمی بؔ ہے ۔
ساتواں حرف مستخفرہ م ہے ۔ اُسے ی سے نسبت دی بعد ابجدی ۳ ہے ۔

مستحصلاتِ خام ی ۔ غ ۔ ظ حاصل ہوئے ۔ یؔ بادی حرف ہے ۔ اس کا ہم عنصر وؔ ہے ۔ م اور و کا بُعدِ ابجدی ۷ ہے سابقہ بُعد ۳ ہے ۔ ۷ + ۳ = ۱۰ اور ۷ ۔ ۳ = ۴

دائرہ النسخ میں دسواں حرف یؔ ہے ۔ لہٰذا مستحصلہ حتمی یؔ ہے ۔
آٹھواں حرف مستخفرہ قؔ ہے ۔ اُسے ن ۶ سے نسبت دی بُعد ابجدی و جدولی ۸ ہے ۔

مستحصلاتِ خام ت ۔ ض ۔ م ۔ د ہوئے ۔ نؔ بادی ہے اس کا ہم عنصر حرف دؔ ہے ۔ ق اور و کا بُعدِ ابجدی ۱۳ ہے ۔
۱۳ ۔ ۸ = ۵ اور ۱۳ + ۸ = ۲۱

دائرہ النسخ میں ۵ کی گنتی ت پر آئی لہٰذا حرفِ مستحصلہ حتمی ت ہے
نواں حرف مستخفرہ نؔ ہے ۔ اُسے ق ۱۱ سے نسبت دی بُعدِ ابجدی ۵ اور بُعدِ جدولی ۲ ہے ۵ + ۲ = ۷

مستحصلاتِ خام خ ۔ ح ۔ ر ۔ د حاصل ہوئے ۔ ق کا ہم عنصر ق ہی ہے ۔ ن اور ق کا بعد ابجدی ۵ ہے ۔ ۷ + ۵ = ۱۲ اور ۷ ۔ ۵ = ۲ ۱۲ کے بُعد پر حرف خ ہے ۔ لہٰذا حرف خ مستحصلہ حتمی ہوا ۔
دسواں حرف مستخفرہ ص ہے ...

۲ ہے ۔ مستحصلات خام ر ۔ خ ۔ و ۔ م حاصل ہوئے ۔ ل خاکی
ہے ۔ اس کا ہم عنصر ذ ہے ۔ ص اور ذ کا بعد ابجدی ۱۴ ہے ۔
۱۴ + ۶ = ۲۰ اور ۱۴ - ۶ = ۸
ہر دو اعداد د حروف مستحصلات آتے ہیں ۔
ر اور خ ۔ جو حرف جواب میں ناطق ہوگا اسے رکھ لیں ۔ گیارہواں
حرف مستحفرہ ل ہے اُسے ق سے نسبت دی بُعد ابجدی ۷ ہے حروف
مستحصلاتِ خام ک ۔ ر ۔ و ۔ ش ہوئے ق کا ہم عنصر حرف
ق ہی ہے ۔ ل اور ق کا بعد ۷ ہے ۔ ۷ + ۷ = ۱۴ چودھواں حرف
دائرہ انسخ میں ک ہے ۔ لہذا مستحصلہ حتمی ک ہے ۔
بارہواں حرف مستحفرہ ص ہے اُسے خ سے نسبت دی بُعدِ ابجدی
۶ ہے ۔ حروفِ مستحصلات خ ۔ ب ۔ ر ہوئے ۔
خ حرفِ خاکی ہے ۔ اُس کا ہم عنصر ذ ہے ۔ ذ اور ص کا بُعد
۱۴ ہے ۔ ۱۴ + ۶ = ۲۰ اور ۱۴ - ۶ = ۸
تینوں حرف خ ۔ ب ۔ ر حرفِ مستحصلہ آسکتے ہیں ۔
جونسا حرف جواب دے رہا ہو ۔ اُسے رکھ لیں گے ۔ باقی کو ترک
کر دیں گے ۔
پس اِس سطرِ مستحصلہ کو صدرِ موخر کیا ۔ اور نظیرہ دیتے ہوئے یہ
جواب حاصل کیا ۔ " بے کار ۔ چیز ۔ فریب "
**نوٹ** :۔ آپ کو اس امر پہ تعجب ہوگا ۔ کہ ایک حرف کو کس قاعدہ
کے تحت کس حرفِ اساس و نظیرہ سے نسبت دی گئی ہے ۔

جیسے مستحصلہ نمبر ۹ ن کو حرف ق نمبر ۱۱ سے نسبت دی گئی ہے۔ تو اس ضمن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ن حرف ق نمبر ۹ سے بھی نسبت کھا سکتا ہے۔ مگر حرف مستحصلہ نہیں آیا۔ اس لئے حرف ق نمبر ۱۱ سے نسبت دیکر مستحصلہ لیا گیا ہے۔

مثلاً حرف ن اور ق کا بُعد ابجدی ۵ ہے۔ ق سے حروف مستحصلات خام لئے ض۔ د بس یہ دو حروف ہی آئے۔ ق کا ہم عنصر ق ہی ہے۔ لہذا ب ن اور ق کا بعد پھر ۵ ہوا۔

۵ + ۵ = ۱۰

ض اور د ہر دو حروف دس کے بُعد پر نہیں آ رہے۔ لہذا حصول مستحصلہ کے لئے حرف منسوب الیہ بدلنا پڑا۔ اسی حرف ق کو سطر اساس یا نظیرہ میں دیکھا کہ کسی اور جگہ موجود ہے یا نہیں۔ (آگے کی طرف دیکھنا ملحوظ ہے) تو نمبر ۱۱ میں ق پھر موجود ہے۔ اب اس کا بُعد حبدولی بھی شامل کر کے مستحصلہ لیا۔ تو حرف مستحصلہ آ گیا۔

---

# ضروری اعلان

عاملان و شائقین رمل جفر، ہپناٹزم اور ہومیو پیتھک کیلئے مشہور زمانہ مصنف

# علامہ شاد گیلانی

کی بے مثال و بے نظیر و مایہ ناز تصانیف

جن کا ہر گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے

**سیر رمل** رمل کے بحر نا پیدا کنار کو ایک کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ رمل کے نقطہ کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے۔ کہ کسی رمال کو کتاب میں لکھنے کی جرأت نہیں ہو سکی۔ رمل کے مبتدیوں کیلئے ایک اعلیٰ استاد و منتہیوں کیلئے رہبر کامل کی حیثیت رکھتی ہے۔ قیمت ۵ روپے

**خزینہ رمل** رمل کا ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔ جسکے ذریعہ آپ اپنے ہر کام کے نفع و نقصان کے متعلق خود ہی دیکھ سکتے ہیں، رمل کے قوانین اور اصول قیمت -/۵

**روحانی اکسیر** مریض کے صحیح کوائف صحت بیماری زندگی اور موت، تجویز نسخہ پر اس سے پیشتر کبھی کوئی کتاب نہیں چھپی

قیمت ۵ روپے

**نکات جفر** اس کتاب کے ذریعے عملیات نادرہ، قوت مردانگی کیلئے عجیب عمل، نقش بواسیر، تسخیر خلائق، بے اولاد کیلئے نایاب تحفہ قیمت ۵ روپے

**جفر الامام** یہ بات جفر سے پوچھ لو لاجواب کتاب -/۵

**جفر الجامع قافیہ** علم جفر کے متعلق ایک نایاب کتاب قیمت ۵ روپے

**سانس** جس پر زندگی اور موت کا دارومدار ہے اس میں ہزاروں فنون مضمر ہیں سانس بذاتہ ایک وسیع علم ہے ہر سوال کا جواب، قبل از وقت پیشگوئی، نادر عملیات تحفہ شباب، لاجواب کتاب قیمت ۵ روپے

**قاعدہ ثناء** اپنے موضوع پر لاجواب کتاب، ۵ روپے

**معجزات و عجائبات طب یونانی۔ سلک معجز نما** طب یونانی کے وہ جواہر پارے جن کے مقابلے میں ایلوپیتھیس میں ابھی تک کوئی دوائی ایجاد نہیں ہو سکی یہ کتاب سینہ بسینہ چلے آنے والے نسخوں کا انمول خزانہ ہے۔ قیمت ۵ روپے

ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز
کشمیری بازار، لاہور، ( ۸ )